در کفے جامِ شریعت، در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

# الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی، یکہ توت، پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی کا علمی مجلہ بیادگار حضرت ابوالبرکات سید حسن رحمۃ اللہ علیہ

پی ۲۶۹ | پندرہ روزہ | رجسٹرڈ نمبر

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

# الحسن
ماہنامہ پیشاق

شمارہ نمبر ۸۵ | جلد نمبر ۸

یکم / مئی ۱۹۹۶ء | ۱۲ ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ

مدیر اعلیٰ (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے طبع کرکے بکہ توت پشاور سے شائع کیا

## فہرست مضامین



| نمبر شمار | عنوان | مصنف | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | شذرہ | مدیر اعلیٰ | ۲ |
| ۲ | نعت شریف | فیض لودھیانوی مرحوم ومغفور | ۴ |
| ۳ | تفسیر القرآن الحسنیہ | مدیر اعلیٰ | ۵ |
| ۴ | انوار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ | مدیر اعلیٰ | ۸ |
| ۵ | تجلیات غوثیہ | مدیر اعلیٰ | ۱۲ |
| ۶ | درس اخوت | فیض لودھیانوی مرحوم | ۱۴ |
| ۷ | معجزات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | بشکریہ میثاق میگزین | ۱۶ |
| ۸ | ذیابیطس | ڈاکٹر محمد انعام قادری | ۲۰ |
| ۹ | استفتاء مع الجواب | علامہ مفتی خلیل الرحمٰن صاحب مجددی | ۲۴ |

شذرہ

# عیدُ الاضحیٰ

مدیرِ اعلیٰ

عید کے لغوی معنی ہیں لوگوں کے جمع ہونے کا دِن، وہ دِن جو ہر سال اپنے ساتھ نئی خوشیاں لے کر آئے اور اصطلاحِ شریعت میں اس سے خوشی کے وہ خاص ایام مراد ہیں جن میں مسلمان اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اجتماعی صورت میں جمع ہو کر عبادت و ریاضت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی مغفرت کی دُعا مانگتے ہیں یوُں تو اسلامی سال میں ایسے بے شمار مواقع موجود ہیں۔ لیکن تین ایّام خصوصی اہمیّت کے حامل ہیں جن میں عید میلاد النبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، عیدُالفطر اور عیدالاضحیٰ کے تہوار شامل ہیں۔

عیدالاضحیٰ جسے عید قربان، عید النحر اور بقر عید کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ہر سال عالم اسلام میں دسؔ تا بارہ ذوالحجہ کو منائی جاتی ہے۔ اس موقع پر ملتِ اسلامیہ جانوروں کو ذبح کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سُنّت کی یاد تازہ کرتی ہے اور ہمارے امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃُ اللہ علیہ کے نزدیک یہ قربانی واجب ہے۔

اس روز غسل کرنا، خوشبو لگانا، صاف ستھرے کپڑے پہننا اور تکبیراتِ تشریق یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھنے

ہوئے عیدگاہ کی طرف جانا سُنّت ہے۔ جہاں دو رکعت نمازِ عید الاضحیٰ اس طرح ادا کی جاتی ہے کہ ہر رکعت میں رفع یدین کے ساتھ تین تین تکبیریں زائد پڑھی جاتی ہیں اور سلام پھیرنے کے بعد خطبہ سُننا بھی ضروری ہے۔ جبکہ دُعاء کے بعد آپس میں ملنا اور مصافحہ و معانقہ کرنا مستحب ہے جس سے پیار و محبّت میں اضافہ ہوتا ہے۔

نمازِ عید کے بعد ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر قربانی کرنا واجب ہے اور اس دِن یہ خون بہانا اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسند ہے، قربانی کے لئے صحیح سالم، تندرست اور بے عیب جانور خریدنا چاہیئے اور دِل میں رضائے الٰہی کے حصُول کی نیّت ہونی چاہیئے۔ بھیڑ، بکری اور دُنبہ پر ایک آدمی، قربانی کرسکتا ہے جبکہ اونٹ، گائے اور بھینس وغیرہ کی قربانی میں سات آدمی بھی شریک ہوسکتے ہیں۔

جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھنا، حضور پاک صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجنا، قبلے کی طرف رُخ کرنا، تکبیرات پڑھنا اور قربانی کی قبولیت کی دُعا کرنا مستحب ہے۔ بعد ازاں گوشت کے تین حصے کرکے ایک حصّہ اپنے لئے رکھا جائے اور باقی دو حصّے غُرباء و مساکین رشتہ داروں اور دوستوں میں بانٹ دینے چاہیئے۔

اِن ایّام میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کے احوال خصوصی طور پر مشاہدہ فرماتا ہے۔ اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں کی تعریف بیان فرماتا ہے۔ انہیں گناہوں کی معافی عطا فرماتا ہے اور ان کے مقامات و درجات بلند فرماتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

(باقی صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

# نعت شریف

از فیض لودھیانوی مرحوم و مغفور

ہیں دیدہ و دل طالبِ دیدارِ مدینہ
حسرت ہے کہ دیکھوں در و دیوارِ مدینہ

بے تاب ہے اس درجہ یہ مشتاقِ زیارت
آتے ہیں نظر خواب میں آثارِ مدینہ

رضواں کو عبث ناز ہے فردوسِ بریں پر
اس نے کبھی دیکھا نہیں گلزارِ مدینہ

شاہانِ زمانہ بھی یہاں دست نگر ہیں
کس شان کا دربار ہے دربارِ مدینہ

ہر چیز وفادار ہے محبوبِ خدا کی
مقبول ہیں کونین میں سرکارِ مدینہ

آفاق سے الحاد کی ظلمت کو مٹایا
اللہ رے خورشیدِ ضیا بارِ مدینہ

حالات سے مجبور ہوں خود جا نہیں سکتا
پڑھ لیتا ہوں گھر بیٹھے ہی اخبارِ مدینہ

کیا خاک شفا ہوگی بھلا اس کے مرض کو
لندن کی ہوا کھائے جو بیمارِ مدینہ

تھا فیض رساں روضۂ اطہر کا تصوّر
بے ساختہ موزوں ہوئے اشعارِ مدینہ

گذشتہ    # تفسیر القرآن الحسنیہ    مدیرِ اعلیٰ

راہ پیوستہ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾

اور (یاد کرو) جبکہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے کہ تم گائے کو ذبح کرو، انہوں (یہود) نے کہا کیا آپ ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہیں۔ فرمایا (موسیٰ علیہ السلام) نے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں نادانوں میں سے ہو جاؤں۔

**لُغت:** تَذْبَحُوْا: جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، تم ذبح کرو، تم حلال کرو، تم اللہ تعالیٰ کے نام پر گردن کاٹو۔ ذَبَحَ۔ یَذْبَحُ۔ ذَبْحًا۔ ذبح کرنا، حلال کرنا، گردن کاٹنا۔ بَقَرَةً: گائے، بیل۔ جٰهِلِيْنَ: بے خبر، نادان، بے عقل۔ یہ جاہل کی جمع ہے۔ جمع مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے۔[1]

امام راغب فرماتے ہیں۔ الجهل فعل الشیئ بخلاف ما حقه ان یفعل[2] (یعنی کسی کام کو اس کے برخلاف ادا کرنا جو اس کو ادا کرنے کا حق ہے)

**تفسیر:** اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے جہاں بنی اسرائیل کی دیگر قبیح عادات کا ذکر فرمایا۔ وہاں ان کی یہ عادتِ بد بھی بیان فرمائی کہ وہ سیدھی طرح اپنے انبیاء کرام کے ارشادات و احکامات پر عمل کرنے کی بجائے ٹال مٹول

---

[1] مولانا عبدالرشید نعمانی لغات القرآن ... ج ۱ ص ۲۳۴

حجت بازی، حیلہ جوئی اور منافقت سے کام لیتے، غیر ضروری تفصیلات و تاویلات میں پڑ کر مسئلے کو اُلجھانے کی کوشش کرتے چنانچہ اس مقام پر اُن کی اسی بُری عادت کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دورِ نبوت میں بنی اسرائیل کا ایک شخص قتل کر کے آبادی میں پھینک دیا گیا۔ جس کا اصل قاتل معلوم نہ ہو رہا تھا۔ تو قوم حیران و پریشان ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور تمام ماجرا عرض کیا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی کی طرف رجوع فرمایا تو حکم ملا کہ ایک گائے ذبح کی جائے تو آپ علیہ السلام نے جب قوم کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ حکم بیان فرمایا تو اس حکمِ الٰہی پر عمل کرنے کی بجائے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کیا آپ ہمارے ساتھ مخول کر رہے ہیں کیونکہ بات قاتل کو معلوم کرنے کی ہے اور آپ ہمیں گائے ذبح کرنے کا حکم دے رہے ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔ گویا ٹھٹھہ، مخول استہزاء اور بے ہودہ مذاق کرنا جہالت ہے۔ اور حضرات انبیائے کرام اس سے پاک ہوتے ہیں۔

نیز مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ سے یہ مسئلہ بھی انبساط فرمایا جس کا ذکر صاحب تفسیر قرطبی نے کیا ہے۔

"فی الآیہ دلیل علی منع الاستہزاء بدین اللہ ودین المسلمین ومن یجب تعظیمہ وان ذالک جھل وصاحبہ مستحق للوعید"[3]

[2] امام راغب، مفردات القرآن۔ ص ۲۰

[3] امام ابی عبداللہ انصاری قرطبی، الجامع لاحکام القرآن۔ احیاء التراث عربی

(اور اس آیت میں یہ استدلال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین اور مسلمانوں کے دین اور وہ جن کی تعظیم ضروری ہے اُن کا مذاق اڑانا اور اُن کے ساتھ استہزاء کرنا منع ہے اور یہ جہالت کے حکم میں ہے اور اس جہالت کا ارتکاب کرنے والا عذاب کا مستحق ہے۔)

(جاری ہے)

## بقیہ: حواشی تجلیاتِ غوثیہ

کیا جاتا ہے اور اس نوع کی تجلی کو تجلی افعالی کہتے ہیں۔

(سرِ دلبراں ص۲۳۰)

۱۰ تجلیاتِ ذاتی :- جب ذات کی تجلی سالک پر ہوتی ہے تو سالک فانی مطلق ہو کر اپنے علم و شعور و ادراک سے بے تعلق ہو جاتا ہے۔

(سرِ دلبراں ص۱۱۵)

۱۱ فناء :- فنائیت عدم شعور کو کہتے ہیں۔ بے خودی یعنی خودی کا ہوش نہ رہنا

(سرِ دلبراں ص۲۷۷)

۱۲ بقا باللہ :- وہ بقا (جو فناء کے بعد حاصل ہوتی ہے رجوع الی البدایۃ جمع الجمع، فرقِ ثانی۔ (سرِ دلبراں ص۲۷۷)

# انوارِ علی المرتضیٰ

مدیر اعلیٰ

**حدیث ۹/۸۶** انبأنا محمد بن المثنی قال حدثنا محمد قال حدثنا شعبة عن ابی اسحٰق قال سمعت سعید بن وہب قال قام خمسة او ستة من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فشہدوا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلیٌّ مولاہ۔

**ترجمہ** سعید بن وہب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے پانچ یا چھ صحابی کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی یہ کہ حضرت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس کا میں مولا ہوں پس علی اس کا مولا ہے"۔

**تشریح:**۔ اسنادہ صحیح۔ (ابو اسحاق الحوینی۔ تہذیب خصائص الامام ص۱۰۱)

**حدیث ۱۰/۸۷** انبأنا علی بن محمد بن علی قاضی المصیصة قال حدثنا خلف قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق قال حدثنی سعید بن وہب انہ قام مما یلیہ ستة وقال زید بن یثیع وقام مما یلینی ستة فشہدوا انہم سمعوا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلیٌّ مولاہ

**ترجمہ** سعید بن وہب سے روایت ہے کہ میرے قریب سے چھ افراد کھڑے ہوئے اور زید بن یثیع نے فرمایا کہ میرے قریب سے چھ افراد کھڑے ہوئے۔ تو انہوں نے گواہی دی یہ کہ انہوں نے حضرت رسول کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے"۔

**تشریح** ارشاد ہے "سعید بن وہب سے روایت ہے کہ میرے قریب سے چھ افراد کھڑے ہوئے"۔ یعنی جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس حدیث پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ[1] علیہم اجمعین سے پوچھا تو میرے ساتھ چھ اصحاب کھڑے ہوئے۔

ارشاد ہے "زید بن یثیع نے فرمایا کہ میرے قریب سے چھ افراد کھڑے ہوئے"۔ یعنی اس اجتماع میں سے بارہ اصحاب کھڑے ہوئے۔

صحیح رجالُہ اسنادہ ثقاتٌ

(احمد میرین البلوشی، خصائص امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب[۱۰۲])

**حدیث ۸۸/۱۱** انبأنا ابوداؤد[۱] قال حدثنا عمران[۲] ابن ابان قال حدثنا شریکٌ[۳] قال حدثنا ابواسحاق[۴] عن زیدٍ بن یثیع قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ عَلٰی مِنْبَرِ الْکُوْفَۃِ اِنِّیْ مُنْشِدُ اللّٰہِ رَجُلًا لَا اُنْشِدُ اِلَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ھَلْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ یَقُوْلُ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ فَقَامَ سِتَّۃٌ مِّنْ جَانِبِ الْمِنْبَرِ وَسِتَّۃٌ مِّنْ جَانِبِ الْمِنْبَرِ الْاٰخَرِ فَشَھِدُوْا اَنَّھُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَالِکَ قَالَ شَرِیْکٌ فَقُلْتُ لِاَبِیْ اِسْحَاقَ ھَلْ سَمِعْتَ الْبَرَاءَ

بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

**ترجمہ** زید بن یثیع سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ابن ابی طالب سے سُنا وہ فرماتے تھے جبکہ کوفہ میں منبر پر تشریف فرما تھے۔ یقیناً میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں نہیں دیتا ہوں قسم مگر اصحاب محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو۔ کیا اس نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے غدیر خُم کے دِن سُنا۔ کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے۔" جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے میرے اللہ! جو اس کو دوست رکھے تو بھی اُسے دوست رکھ اور اس سے عداوت کرے تو بھی اس سے دشمنی رکھ "۔ پس چھ افراد منبر کے ایک طرف اور چھ افراد منبر کے دوسری طرف سے اٹھے، پس سب نے (جو کھڑے ہوئے) اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے یہ حدیث (شریف) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنی ہے۔ شریک نے کہا کہ میں نے ابی اسحاق سے پُوچھا کیا تُو نے براء بن عازب سے خود سُنا ہے کہ وہ حضور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ حدیث بیان فرماتے تھے۔ اس نے فرمایا ہاں!

**تشریح** ارشاد ہے "کیا اس نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے غدیر خُم کے دن سُنا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے "۔ یعنی اے پیغمبر اسلام جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کیا تم میں سے کسی نے غدیر خم کے دن حضور

کو گواہ کر کے بتلاؤ۔ ارشاد ہے: "چھ افراد منبر کے ایک طرف اور چھ افراد منبر کے دوسری طرف سے" یعنی منبر مبارک کے ہر جانب سے وہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اٹھے جنہوں نے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث مبارک سُنی تھی۔

قال ابو عبد الرحمٰن، عمران ابن ابان الواسطی لیس یقوی فی الحدیث۔

امام نسائی نے فرمایا ہے کہ عمران ابن ابان واسطی حدیث میں قوی نہیں ہے۔ (جاری ہے)

---

ہزار قُرب ہو، فطرت بدل نہیں سکتی
دیارِ کُوفہ بھی ہے کربلا کے رستے میں
کہاں سے دشتِ غریباں میں روشنی آئے
چراغ کون جلائے ہوا کے رستے میں

کبھی تو ہو گی رسائی نصیر اُس در تک
غبار بن کے پڑے ہیں صبا کے رستے میں

حضرت علامہ سید نصیر الدین شاہ صاحب نصیر

---

# تجلیاتِ غوثیہ

مدیر اعلیٰ

لیکن طریقۂ قادریہ میں لطائف کی تفصیل کچھ اس طرح ہے جب سالک کے دِل میں ذِکر جاری ہو جائے اور ہر وقت اس کے دل کا ذکر اسمِ اللہ ہو (یعنی اس کا قلب ذاکر بن جائے) اور مذکورہ بالا تمام اذکار ذکرِ قلب میں داخل ہیں جو ذکر جسم سے تعلق رکھتا ہو اور حروف و اسماء کی قسم سے ہو تو اس کو ذکرِ قلب کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اس ذکر سے قلب میں روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سیر النفس[1] مکاشفۂ ناسوت[2]، کشفِ قبور[3] اور کشفِ قلوب[4] اسی ذکر سے حاصل ہو جاتے ہیں اور ذکرِ روح وہ ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات اور صفات کی طرف اس شان سے متوجہ ہو کہ دِل میں قطعاً غیرِ حق[5] نہ رہے، تمام نسبتیں اور مراقبے ذکرِ روح میں داخل ہیں ان کا بدن یعنی جسم سے تعلق نہیں ہوتا۔

اور ذکرِ سرّی مشاہدہ[6] سے عبارت ہے کہ ذات و صفاتِ حق تعالیٰ پر توجہات[7] کرنے کے بعد تجلیاتِ اسمائی[8] اور افعالی[9] نمودار ہوتی ہیں اور اس کو ذکرِ سرّی کہتے ہیں، اور جب سالک کو اس ذکرِ سرّی کے مشاہدے میں محویت حاصل ہو جائے تو اس کو ذکرِ خفی کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور جب سالک پر تجلیٔ ذاتی[10] جلوہ آرا ہو تو اس کو اخفیٰ کے نام سے موسوم کرتے ہیں نیز اسے فنا[11] بھی کہتے ہیں۔

اور جب نفس فرماں بردار، تابعدار، پابند و مقید، مستور، مغلوب اور مقہور (قہر زدہ) ہو جائے اور یادِ الٰہی میں مشغول رہنے لگے تو اس کو ذکرِ نفس کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اس کے بعد بقا باللہ[12] کا مرتبہ ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات صفات کے ساتھ بقا پائے اور تمام سلوک یہی ہے جیسا کہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا ہے: فالکمال ھو ظھور الحق بصورۃ المتجلی لہ ولیس وراءہٗ الا العدم المحض (

---

ـلہ سیر النفس :- نفس انسانی مع اپنے ظاہر و باطن کے انفس سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ ملاحظہ و مطالعہ کو سیر النفس کہتے ہیں۔

ـلہ مکاشفۂ ناسوت :- اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ان واقعات سے پہلے سے مطلع فرمانا جو دنیا میں پیش آنے والے ہیں۔ (سرّ دلبراں صـ٣٠٦)

ـلہ کشف قبور :- لغت میں کشف پردہ اُٹھنے کو کہتے ہیں یعنی اہلِ قبور کے حالات سے مُطلع ہونا

ـلہ کشف قلوب :- دلوں کے حالات سے مطلع ہونا۔

ـلہ غیر حق :- سوائے ذاتِ حق کے۔ عالم لطیف ہو یا کثیف غیر حق ہے، مثلاً روح، عقول اور نفوس عالم لطیف میں شامل ہیں جبکہ عرش و کرسی، زمین و آسمان، نباتات و حیوانات، جمادات آگ، پانی اور ہوا وغیرہ عالم کثیف ہیں۔

ـلہ مشاھدہ :- اسماء و صفات کی جہت سے حق کا مشاہدہ، تجلی، تجلیات کا پیہم ہونا (سرّ دلبراں صـ٣٠٥)

ـلہ توجہات :- توجہ کی جمع توجہات ہے۔ جمیع ماسوی اللہ سے روگرداں ہو کر (منہ پھیر کر) حق تعالیٰ کی جانب متوجہ ہو جانا (سر دلبران صـ١٢٢)

ـلہ تجلیاتِ اسمائی :- اس تجلی میں سالک پر حق تعالیٰ اپنے کسی اسم مبارک کے اعتبار سے تجلی فرماتا ہے۔ ـلہ تجلیاتِ افعالی :- سالک مبتدی میں ذوق و بے خودی پیدا کرنے کے لئے حق تعالیٰ صور مظاہر حسّی کی کھڑکیوں میں سے اپنے آپ کو عالم مثال کی کسی نہ کسی شان میں ظاہر فرماتا ہے۔ اصطلاحِ تصوّف میں اس ظہور کو تانیس کے نام سے نامزد

# درسِ اخوّت

(از فیض لودھیانوی مرحوم و مغفور)

اُٹھ از سرِ نَو دہر کے حالات بدل ڈال
تدبیر سے تقدیر کے دِن رات بدل ڈال

پھر درسِ اخوّت کی ضرورت ہے جہاں کو
آقائی و خدمت کے خطابات بدل ڈال

کالا ہو کہ گورا ہو خدا ایک ہے سب کا
قومیّتِ بے جا کی روایات بدل ڈال

کُل چھوٹے بڑے آدمِ خاکی کے ہیں فرزند
ہر نسل سے بیزار ہو ہر ذات بدل ڈال

کیا ظلم ہے انسان ہو انسان کا دُشمن
مردانِ جفاکار کی عادات بدل ڈال

آپس میں یہ ہر روز کی خونریزیاں کب تک
بگڑے ہُوئے مذہب کی رسومات بدل ڈال

اخلاق میں طاقت ہے فزوں تیغ و سناں سے
بیکار ہے یہ آہنی آلات بدل ڈال !

حرّیتِ کامل کا وہ اعجاز دکھا تو
دُنیائے غلامی کے طلسمات بدل ڈال

محنت سے بھی مزدور کو روٹی نہیں ملتی
اس بندۂ مجبور کی اوقات بدل ڈال

خلقت کو بُلا شرک سے توحید کی جانب
مکّار فقیروں کی کرامات بدل ڈال

تعلیم پہ موقوف ہے رعنائیٔ افکار
بے ہودہ کتابوں کی خرافات بدل ڈال

## کر فکرِ عمل ذکرِ خط و خال عبث ہے
## اے فیض ذرا اپنے خیالات بدل ڈال

---

• یاد فرمایئے مِرے مولا
مجھ کو بارِ دِگر مدینے میں
• کتنے ہوتے ہیں خوش نصیب "عطاءؔ"
جن کے ہوتے ہیں گھر مدینے میں

(عطاء الحق قاسمی۔ لاہور)

# معجزاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

## مریض اپنے وطن میں تندرست ہوگیا

اہلِ غرناطہ میں سے ایک شخص کو ایسا مرض لاحق ہوگیا کہ اس کے علاج سے تمام اطباء عاجز ہو گئے۔ وزیر ابو عبداللہ محمد بن ابی اخصال نے ایک نامہ بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھا اور اس مریض کی شفاء کے لئے اشعار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے توسل کیا۔ یہ نامہ ایک معتبر شخص کے ہاتھ مدینہ منورہ بھجوا دیا گیا۔ جب وہ اشعار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ شریف پر پڑھے گئے تو مریض اسی وقت اپنے وطن میں تندرست ہوگیا۔ نامہ لے جانے والے شخص نے واپس آکر اسے دیکھا تو وہ ایسا تندرست و توانا تھا گویا وہ کبھی بیمار ہی نہیں ہُوا تھا۔ (وفاء الوفا)

## حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث کی برکت

شیخ شمس الدین محمد بن جزری شافعی جب اپنا مشہور مجموعۂ احادیث حصن حصین من کلام سید المرسلین، ترتیب دے چکے تو انھیں امیر تیمور نے طلب کیا، وہ اس سے چھپ کر بھاگ گئے۔ اور اس کتاب ہی کو اپنی پناہ بنایا۔ رات کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بائیں جانب بیٹھے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تو کیا چاہتا ہے؟

انہوں نے عرض کیا۔۔! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے لئے اور

مسلمانوں کے لئے اللہ سے دعاء کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک اٹھائے دعا مانگی اور پھر دستِ مبارک چہرے پر ملے۔

یہ زیارت پنج شنبہ (جمعرات) کی رات کو ہوئی اور یک شنبہ (اتوار) کی رات کو امیر تیمور واپس ہوگیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان احادیث کی برکت سے شیخ شمس الدین اور مسلمانوں کو امیر تیمور کے مظالم سے بچایا۔

(دیباچہ حصن حصین)

## جب امام بوصیری نے قصیدہ بردہ لکھا!

امام شرف الدین بوصیری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں بہت سے قصیدے لکھے جن میں سے بعض وزیر زین الدین یعقوب بن زبیر کی درخواست پر تصنیف ہوئے تھے۔ بعد ازاں ایسا اتفاق ہوا کہ وہ مرض فالج میں مبتلا ہو گئے جس سے ان کا نصف بدن بیکار ہوگیا اس بیماری کی حالت میں ان کے جی میں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں ایک اور قصیدہ لکھیں چناں چہ انہوں نے قصیدہ بردہ تیار کیا اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے اپنی عافیت کے لئے دعاء کی انہوں نے اس قصیدے کو بار بار پڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے دعاء کر کے سو گئے۔ خواب میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی امام بوصیری نے قصیدہ بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جس پر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے حد داد دی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ شفاء ان کے بدن کے فالج زدہ حصے پر پھیرا اور اپنی چادر (بردہ) مبارک اُن پر ڈال دی۔ آنکھ کھلی تو انہوں نے اعضاء کے

بالکل تندرست و توانا پایا اور دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کردہ چادر ان کے بدن پر پڑی ہے۔

امام بوصیری نے اس قصیدے کا ذکر کسی سے نہ کیا مگر جب وہ صبح کو گھر سے نکلے تو راستے میں ایک درویش ملے۔ انہوں نے کہا۔

جناب! وہ قصیدہ مجھے عنایت فرمائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں لکھا ہے۔

امام بوصیری نے کہا: میں نے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں کئی قصیدے لکھے ہیں۔ آپ کون سا قصیدہ طلب فرما رہے ہیں؟

درویش نے کہا: وہی قصیدہ جو آپ نے بیماری کی حالت میں لکھا ہے

درویش نے اس قصیدہ کا مطلع بھی بتا دیا اور پھر کہنے لگا!

خدا کی قسم! رات کو یہی قصیدہ میں نے دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سُنا ہے۔ جب یہ قصیدہ پڑھا جا رہا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے سن سن کر یُوں جھوم رہے تھے جیسے کہ بادِ نسیم کے جھونکے سے میوہ دار درخت کی شاخیں جھومتی ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پسند فرمایا اور پڑھنے والے پر اپنی چادر مبارک ڈال دی۔

درویش کی یہ بات سُن کر امام بوصیری نے اپنا خواب بیان کیا۔ اور قصیدہ اس درویش کو دے دیا۔ مشہور ہے کہ اس قصیدے کے ذریعے شفا مانگنے والوں کو شفاء حاصل ہو جاتی ہے۔ (فوات الوفیات)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاجیوں کے جہاز کو ڈوبنے سے بچا لیا

ابوالحسن علی بن مصطفیٰ اعسقلانی اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ایک بحری

جہاز میں سوار ہو کر جدہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اثنائے سفر سمندر میں طوفان ہو گیا مسافروں نے اپنا سامان سمندر میں پھینک دیا۔ جب ڈوبنے لگے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد پیش کی اور یا محمداہ، یا محمداہ! پکارنے لگے۔ اتنے میں ایک شخص ان کی طرف آیا اور کہنے لگا۔

حاجیو! گھبراؤ مت، تم صحیح سلامت رہو گے ابھی ابھی میں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کی امت آپ سے فریاد کر رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مدد کرو۔ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمندر میں گھس گئے۔ انہوں نے جہاز کے پتواروں پر ہاتھ ڈالا اور کھینچتے رہے یہاں تک کہ جہاز خشکی پر جا لگا۔ اور جہاز خیر و عافیت سے کنارے پر جا لگا۔ (حجۃ اللہ العالمین)

(بشکریہ مشرق میگزین جمعۃ المبارک ١٩ اپریل ٩٦ء)

## بقیہ: شذرہ

کے صدقے میں امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان مقدس ایام میں اپنے مخصوص انعامات وعنایات اور فیوض وبرکات سے بہرہ مند فرمائے اور دنیا بھر میں جہاں جہاں پر مسلمان مظلوم ہیں ان کی دستگیری فرمائے اور کفار کے ظالم پنجے سے انہیں آزاد فرمائے آمین ثم آمین وبجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ذیابیطس

ڈاکٹر محمد انعام قادری
سنہری مسجد روڈ پشاور صدر

یہ ایک عام بیماری ہے جو کہ زیادہ خوراک، تفکرات، موٹاپن اور دوسری کئی وجوہات کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ یہ بیماری موروثی بھی ہو سکتی ہے اس کی علامات سے ہر کوئی واقف ہے کہ جب بار بار پیشاب کرنا پڑے یا جسم پر دانے بار بار نکلیں یا بھوک زیادہ لگے تو اس بیماری کا امکان خارج کرنے کے ٹسٹ کرنا بہت ضروری ہے۔ ساری دنیا میں تقریباً 300 لاکھ افراد اس مرض میں مبتلا ہیں۔ جسم میں ایک مناسب شکر کی مقدار ہر وقت موجود رہتی ہے۔ جو کہ آرام کھانے کے دوران سفر، ورزش، خوشی، غم ہر حالت میں ضروری ہے۔ یہ مناسب مقدار جگر کی مرہون منت ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ کمال رکھی ہے کہ جو کچھ بھی منہ یا رگ کے ذریعے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ جگر اس کو محفوظ ( store ) کر لیتا ہے اور مناسب وقت پر مناسب تعداد میں شکر خون میں داخل کر کے انسانی جسم کو مختلف موقعوں کے لئے تیار کرتا ہے۔ بوقت زیادہ ضرورت جگر چربی اور حیاتیات سے بھی شکر بنا کر جسم کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ روزانہ ایک عام آدمی کا جسم تقریباً دو سو گرام شکر استعمال کرتا ہے۔ دماغ سب سے زیادہ گلوکوز استعمال کرتا ہے جو کہ ایک ملی گرام فی کلو گرام فی منٹ ہے۔ ( 1mg /kg/min ) دماغ کو شکر حاصل کرنے کے لئے انسولین کی ضرورت نہیں ہے۔ انسولین معدے کے پیچھے ایک گوشت نما ٹکڑا ہے جسے لبلبہ کہتے ہیں۔ یہ انسولین خارج ہونے کے بعد جگر میں اپنی اصلی حالت میں تبدیل ہوتی ہے % 50 انسولین جگر میں اور باقی % 50 گردے میں اثر دکھاتی ہے۔

## ذیابیطس کی قسمیں

( 1 ) پہلی قسم یا انسولین والی ذیابیطس۔ ( 2 ) دوسری قسم یا بغیر انسولین والی ذیابیطس

## انسولین والی ذیابیطس

یہ ذیابیطس عموماً جوان لوگوں میں پائی جاتی ہے یورپ میں یہ بیماری عام ہے۔ اس کی ایک وجہ وائرس بتائی جاتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اس قسم کی ذیابیطس سردی کے دنوں میں زیادہ دیکھنے میں آتی ہے۔ یہ بیماری موروثی بھی ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات بچپن اور لڑکپن میں بھی بیماری کا حملہ ہو سکتا ہے۔ اور پھر ساری عمر دوائی کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔

## بغیر انسولین والی ذیابیطس

اس قسم کی ذیابیطس جس میں کہ انسولین کی ضرورت زیادہ تر نہیں ہوتی اور عموماً موٹے لوگوں میں درمیانی یا بعد کی عمر میں پائی جاتی ہیں۔ اس کی ایک وجہ زیادہ خوراک ہو سکتی ہے۔ زیادہ بچوں والی مائیں بھی اس بیماری کا شکار ہو سکتی ہیں۔ شاید اس کی وجہ بھی زیادہ خوراک ہو ——— ایک اندازے کے مطابق وہ لوگ جو زیادہ کھانے کے شوقین ہوتے ہیں۔ کم یا مناسب کھانے والوں کے مقابلے میں دو فیصد سے بیس فیصد تک زیادہ ذیابیطس کے شکار ہو سکتے ہیں۔ جڑواں بچوں میں سے اگر ایک کو یہ بیماری ہے تو امکان ہے کہ دوسرے بچے کو 100 % یہ بیماری ہو سکتی ہے جسم کی ضرورت کے مطابق پچاس فیصد انسولین جگر میں موجود ہوتی ہے۔ جبکہ باقی ضرورت دوائی سے پوری کی جاتی ہے بعض اوقات یہ بیماری کئی سالوں تک بغیر علامت دے جسم میں ہو سکتی ہے۔

## علامات۔

زیادہ پیشاب آنا۔ زیادہ پیاس لگنی۔ زیادہ خوراک کے باوجود وزن کم ہونا۔

اس کے علاوہ وجود کی کمزوری، نظر کمزور ہونا، جائے مخصوصہ پر خارش ہونا۔ یا سفید داغ نظر آنا۔ ذیابیطس اپنی پیچیدگیوں کی وجہ سے بھی تشخیص کی جا سکتی ہے یعنی۔

جسم پر دانے۔ بینائی کی کمزوری۔ ہاتھ پاؤں کا سُن ہونا۔ مردانہ قوت کم ہونا۔ پاؤں پر زخم یا انگوٹھا کالا ہونا۔ منہ میں چھالے بننا۔ دل کا دورہ۔ فالج وغیرہ

ذیابیطس بغیر کسی علامت کے بھی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ میڈیکل چیک اپ یا انشورنس کے دوران۔

## تشخیص

خون کا معائنہ جس میں شکر کی مقدار معلوم کی جاتی ہے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد کا ٹسٹ ضروری ہے۔اس کے علاوہ پیشاب کا ٹسٹ بھی کیا جاتا ہے۔

## علاج

پرہیز علاج سے ،بہتر ہے۔

ورزش کریں اس سے پہلے کہ ڈاکٹر آپ کو مشورہ دے۔

وزن کم کرنا بہت ضروری ہے۔

علاج اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک خوراک پر توجہ نہ دی جائے۔

شکر کا علاج 3 قسم سے ہو سکتا ہے۔

(1) خوراک سے۔

(2) گولیوں سے۔

(3) انسولین انجکشن سے

یہ تاثر دینا کہ انسولین آخری علاج ہے یا صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو خدانخواستہ بالکل ختم ہونے والے ہیں۔ بالکل غلط ہے۔دیکھا یہ گیا ہے کہ شکر کی گولیاں خون میں شکر کی مقدار کو تو مناسب حد تک کنٹرول کر لیتی ہیں۔ مگر شکر کے مضر اثرات یعنی بینائی کی کمزوری۔ گردے کی کمزوری دماغ کی شریان پھٹنا۔ دانے نکلنا اور پاؤں کی انگلیوں کا کالا ہونا جیسی علامات کو نہیں روک سکتی۔ جبکہ انسولین کا انجکشن جسم کی باریک شریانوں کی حفاظت کرتے ہوئے ان سب مضر اثرات سے بیمار کو محفوظ رکھتی ہے انسولین کن لوگوں کے لئے مناسب ہے۔

40 سال سے کم عمر کے ذیابیطس کے مریض۔

کم وزن کے ذیابیطس کے مریض

وہ بیمار جو چالیس سال سے تو زیادہ عمر کے ہیں مگر ان کی شکر گولیوں سے کنٹرول نہیں ہے۔ حمل کے دوران یا حمل سے پہلے کیونکہ حمل کے دوران شکر کی گولیاں بچے کے لئے نقصان دہ ہیں ان لوگوں کے لئے جن میں شکر کے مضر اثرات پائے جائیں۔ وہ لوگ جن کی ذیابیطس یک دم بہت زیادہ ہو جاتے۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے کوئی خاص خوراک نہیں ہے۔ نشاستہ دار چیزوں کا استعمال کم کیا جائے۔ زیادہ تر ہری سبزیاں استعمال کی جائیں خصوصاً وہ سبزیاں جو زمین کے نیچے اگتی ہیں کم سے کم یا بالکل نہ استعمال کی جائیں۔ عموماً ایک مناسب جسم والے شخص کے لئے مندرجہ ذیل تناسب مناسب ہے۔

نشاستہ 50% سے 60% ، چربی 25% سے 30% ، حیاتیات 15% سے 25% ،

وہ بیمار جو ذیابیطس کے علاج کے طور پر انسولین کے انجکشن لگواتے ہیں

(3) ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی خوراک کو دو کے بجائے پانچ حصوں میں تقسیم کر دیں۔ یعنی ایک وقت پر پیٹ بھر کر کھانے کی بجائے ۵ مختلف اوقات میں تھوڑا تھوڑا کھانا کھائیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہم سب کو اور آنے والی نسلوں کو اس اور بے شمار دوسری بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

عجیب قلبِ مسلمان کی آج حالت ہے
نہ فکرِ دیں ہے، نہ ایمان کی ضرورت ہے
نہ فکرِ قوم، نہ فکرِ محاذِ پس منظر
بلا تعیّنِ منزل بڑی مسافت ہے

سیّد مکرم علی سیفی

# استفتاء مع الجواب

علامہ مفتی خلیل الرحمٰن نقشبندی گولڑوی

یہاں پر اور لوگوں کی شفاعت کرو۔ سبحان اللہ کیا مقام ہے عالم کا۔ رب لایزال کا ارشاد ہے۔ یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات ط بلند فرمائے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں مؤمنوں اور علماء کے درجات کو، صدق اللہ العلی العظیم۔ آج جب ہم مسلمانوں کی حالت زار کو دیکھتے ہیں تو رونا آتا ہے کہ دنیا کی وہ کونسی بُرائی ہے جو مسلمانوں میں سرایت نہ کر چکی ہو۔ یہی حال علماء کا ہے اکثریت گروہ علماء کی دنیا پرست ہو چکی ہے اور ان میں جس کو درباری مُلّا بننے کا موقع ملتا ہے وہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا ایسے علماء کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے علمائے سُوء سے تعبیر فرمایا ہے۔ فالعلماء الذین ھم مبتلون بھذہ البلاد وما سورون فی اسر محبۃ الدنیا فھم من علماء الدنیا وھم علماء السوء وشرار الناس ونصوص الدین والحال انھم یعتقدون انفسھم مقتدابھم فی الدین وافضل الخلائق اجمعین ویحسبون انھم علی شیئ الا انھم ھم الکاذبون استحوذ علیھم الشیطٰن فانساھم ذکر اللہ اولٰئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون ہ (صفحہ ۵ مکتوبات، ع ۳۳)

(ترجمہ) پس وہ علماء جو مشاغل و مفادات دنیا میں مبتلا ہو چکے ہیں اور وہ محبتِ دنیا کے قیدی بن گئے ہیں تو یہ علماء دنیا ہیں اور یہ علماء سُوء ہیں اور بدترین ہیں لوگوں میں اور یہ دین کے چور ہیں۔ اور حال یہ ہے کہ یہ علماء مقتداء سمجھتے ہیں اپنے

آپ کو امور دین میں اور تمام لوگوں سے اپنے کو افضل اور بہترین سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم تو بہت اُونچے مقام پر فائز ہیں. خبردار یہ کاذب ہیں غلبہ کیا ہے ان پر شیطان نے پس بھُلا دیا ہے۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ کا دین ان سے یہ ہیں شیطان کے گروہ میں اور خبردار گروہ شیطان ہی خسران میں رہنے والا ہے —— مسلمانو! مقام غور ہے کہ ہمارا واسطہ کس قسم کے علماؤں سے ہے۔ خدارا سوچیں اور سمجھیں اسی لئے تو مولینا رُوم نے فرمایا ہے سے

اے بسا ابلیس آدم رُوئے ہست ؛ پس بہر دستے نباید داد دست

افسوس کہ اسلامی بادشاہ نہیں، اسلامی شریعت نہیں ورنہ اس قسم کے خودساختہ مولوی اس مقام علماء پر رونق افروز نہ ہوتے۔

تفسیر ابن عباس میں ہے عن ابی عبد الرحمٰن قال مر علی علی قاص فقال له اتعرف الناسخ من المنسوخ قال لا قال هلکت و اهلکت (تفسیر ابن عباس ص۳۰۸)

(ترجمہ) ابی عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ایک واعظ کے پاس سے گذرے تو انہوں نے واعظ سے فرمایا کہ کیا تم قرآن کریم میں ناسخ اور منسوخ آیتوں کو جانتے ہو تو انہوں نے کہا کہ نہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے واعظ سے کہا کہ تم بھی ہلاک ہوا اور لوگوں کو بھی تم نے ہلاک کر دیا۔ اسی طرح ایک اور واقعہ درج ہے۔

عن الضحاک بن مزاحم قال مر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما بقاص یقص فرکضه برجله فقال اتدری ما الناسخ من المنسوخ قال ومن یعرف الناسخ من المنسوخ قال وما تدری ما الناسخ

(ترجمہ) ضحاک بن مزاحم نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واعظ
کے پاس سے گزرے تو انہوں نے پیر سے ٹھوکر ماری اور واعظ کو کہا کہ کیا
تو ناسخ اور منسوخ آیتوں کو جانتا ہے تو واعظ نے کہا کہ کون جانتا ہے ناسخ
و منسوخ آیتوں کو۔ تب حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے
کہا کہ تم نہیں جانتا ہے ناسخ و منسوخ آیتوں کو؟ واعظ نے کہا کہ نہیں تو ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے واعظ کو کہا کہ تم بھی ہلاک ہوا اور لوگوں کو بھی تم نے
ہلاک کر دیا۔ سوچیں اور غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کی آسمانی کتاب کے ساتھ
فی زمانہ لوگ کیا سلوک کرتے ہیں۔ (خدا کی پناہ)

مشاھدہ سے ظاہر ہے کہ آئے دن واعظین گلے پھاڑ پھاڑ کر
لوگوں کو وعظ سناتے ہیں مگر پانچ فی ہزار لوگوں پر بھی اثر نہیں ہوتا۔ اس کی
ایک وجہ یہ ہے کہ یہ واعظ خود بے عمل ہیں۔ دوسری یہ کہ یہ واعظ کہنے کے
اہل نہیں ہوتے۔ ایک سالک فرماتے ہیں ؎

از من بگوئی عالم تفسیر گوئے را ؛ گر در عمل نکوشی تو نادان مفسّری
بارِ درخت علم نہ دانم بجز عمل ؛ با علم اگر عمل نکنی شاخ بے بری

(ترجمہ) "میری طرف سے تفسیر بیان کرنے والے عالم سے کہہ دے۔ اگر تم خود
عمل میں کوشاں نہیں ہو تو پھر تم نادان مفسّر ہو۔ کیونکہ علم کے درخت
کا پھل عمل کے بغیر اور کچھ نہیں، باوجود علم کے اگر تم اس پر عمل نہیں کرتے
ہو تو پھر تم بے ثمر شاخ ہو۔"

تفسیر بیان القرآن میں ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی
الخیر (الآیۃ آل عمران پ۴ القرآن)

کرے اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کرے اور بُرے کاموں سے روکا کرے۔

(مولانا اشرف علی تھانوی)

---

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب اس آیت کی تفسیر میں (ف) کے تحت تفصیل بیان کر کے آخر میں لکھتے ہیں۔ "یہ کل چھ مسئلے ہوئے اور علم کی شرط ہونے سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ آج کل جو اکثر جاہل یا کالجاہل وعظ کہتے پھرتے ہیں اور بے دھڑک روایات و احکام بلا تحقیق بیان کرتے ہیں سخت گنہگار ہوتے ہیں اور سامعین کو بھی ان کا وعظ سُننا جائز نہیں ۔۔۔ انتہٰی۔

---

حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ سرہٗ کا ارشاد ہے۔ الجاھل لا یصلح الارشاد۔ جاہل رُشد و ہدایت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے۔ لھٰذا مسلمانوں کو بقول حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ ان دین کے چوروں کا وعظ سُننا جائز نہیں اب ایک فتویٰ کا سوال، اور جواب ملاحظہ ہو۔

سوال:۔ ایک شخص جو اچھی طرح صرف نحو نہیں جانتا اور فقط ترجموں کی وجہ سے اکثر مسائل جانتا ہے مگر کم علمی کی وجہ سے حق اور باطل میں تمیز نہیں کر سکتا ایسے شخص کو ایک عالم کی موجودگی میں وعظ کہنا اور امامت کرنا درُست ہے یا کہ نہیں؟

جواب:۔ ایسا شخص گنہگار ہوگا اور اس کو درصورت موجودگیٔ عالم کے امامت اور وعظ کا استحقاق نہیں ہے۔ (ص ۱۲۶ ج ۱ مجموعۃ الفتاویٰ)

سوال :- ایک شخص جو اچھی طرح صرف نحو نہیں جانتا اور فقط ترجموں کی وجہ سے اکثر مسائل جانتا ہے مگر کم علمی کی وجہ سے حق اور باطل میں تمیز نہیں کر سکتا ایسے شخص کو ایک عالم کی موجودگی میں وعظ کہنا اور امامت کرنا درست ہے یا کہ نہیں؟

جواب :- ایسا شخص گنہگار ہوگا اور اس کو درصورت موجودگی عالم کے امامت اور وعظ کا استحقاق نہیں ہے۔ (مجموعۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۲۶)

مندرجہ بالا حوالوں سے ظاہر ہوا کہ تبلیغ دین علماء کا کام ہے اور جہلا کی بس کی بات نہیں ہے۔ لہٰذا مولوی مذکور کی تقریر۔ جو لوگ بسترہ اٹھا کر تبلیغ میں جائیں گے اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کی بخشش نہ ہوگی، سے مراد رائیونڈی تبلیغ ہی ہے۔ لہٰذا رائیونڈی۔ تبلیغ کے متعلق چند علماء و مشائخ کے اقوال و مشاہدات درج کیئے جاتے ہیں۔ تاکہ اس تبلیغ کا اصلی چہرہ نظر آئے۔

آج سے کچھ سال قبل استاذ الحدیث مولانا ابوالحسن صاحب مدظلہ العالی جامعہ اشرفیہ نے ایک استفتاء علماء کرام کی خدمت میں پیش فرمایا تھا۔ جس میں قریب ۲۳ سوالات درج ہیں۔ اور انہوں نے مندرجہ سوالات رائیونڈ کے سالانہ اجتماع میں ایک مستند تبلیغی مولوی کے خطاب کے دوران نوٹ کیئے تھے جو کہ تبلیغی مولوی نے اجتماع میں اپنے خطاب میں کہے تھے پورے سوالات درج ہیں۔ (از جناب مولانا ابوالحسن استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ عیدگاہ روڈ پشاور)

## استفتاء

علماء اسلام کی خدمت میں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین ایسے افراد کے متعلق جو تبلیغی جماعت کے اجتماعات میں مندرجہ ذیل بیانات کرتے ہیں:-

(۱) قرآن و حدیث اور پورا دین ہمارے اس تبلیغ کے مقابلے میں ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے جبکہ ہمارا یہ تبلیغ عمل سمندر ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ذکر یا علم حاصل کرنے کے لیے نہیں پیدا کیا ہے۔ اُمتِ مسلمہ کو صرف اس مقام (تبلیغ) کے لئے پیدا کیا ہے۔ لہٰذا جو فردِ اُمّت بھی یہ کام نہیں کرے گا وہ ظالم ہوگا۔

(۳) ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ جہاد کا حکم اب منسوخ ہو چکا ہے اب اُمّت کی اصلاح صرف رائیونڈ والے عمل سے ہوگی۔

(۴) تبلیغی جماعت کا یہ عمل کشتیِ نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہُوا وہ بچے گا اور جو اس میں شامل نہ ہُوا تو اس کا انجام خراب ہوگا۔

(۵) جو علماء و مشائخ اپنے مقامات کو قرآن و سُنّت کے درس و تصنیف و تالیف، تحریر و تقریر، وعظ و اصلاح کے ذریعے جو کام کر رہے ہیں وہ ظالم ہیں، ان کے اس کام کی کوئی وقعت نہیں جب تک کہ بستره سر پر اٹھا کر رائیونڈ کے طریقے پر تبلیغ میں عمل انجام نہ دیں۔

(۶) قرآن حکیم انفرادی عمل ہے اور تبلیغی نصاب اجتماعی عمل ہے۔

(۷) قرآن حکیم مشکل کتاب ہے اسی طرح حدیث بھی مشکل ہے۔ قرآن و حدیث کی درسوں میں شرکت سے فائدہ نہیں ہوتا فائدہ تبلیغی نصاب میں ہے۔

(۸) جو آئمہ کرام مشائخ و محدثین گزرے ہیں اور انہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن و

حدیث کی درس فقہ و دیگر علوم میں صرف کی لیکن بستر سر پہ اٹھا کر در بدر سفر نہیں کیا ان کی نجات نہیں ہوگی۔

(۹) آپ صرف لوگوں کو نماز کی دعوت دیں اور چھ نمبروں کا بیان کریں کسی کو برائی سے منع نہ کریں برائی خود بخود ختم ہوگی۔

(۱۰) روانہ ہونے والی ملکی و غیر ملکی جماعتوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ آپ صرف مسلمان کو دعوت دیں گے۔ کسی کافر کو دعوت نہ دینا۔ جب پوچھا گیا کہ کافر کو دعوت کیوں نہ دیں تو جواب دیا گیا کہ ہم موجودہ مسلمانوں کو نہیں سنبھال سکتے اگر مزید لوگ مسلمان ہو گئے تو ان کون سنبھالیں گے۔

(۱۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدالتیں قائم کرنے لوگوں کے درمیان فیصلے کرانے مسئلے مسائل بیان کرنے، درس دینے حکومت قائم کرنے کافروں سے جنگ کرنے نہیں آئے تھے بلکہ پیغمبر علیہ السلام کی بعثت کا صرف ایک مقصد تھا، تبلیغ۔

(۱۲) اسلام نہ کتاب نہ تقریر نہ تلوار (جہاد) سے پھیلا ہے اسلام صرف تبلیغ کے عمل سے پھیلا ہے۔

(۱۳) اللہ کا راستہ صرف یہ ہے دوسرا نہیں ہے۔

(۱۴) جو علماء و مشائخ یا کوئی اور حضرات ساری دنیا میں تبلیغ کے لئے دورہ کریں جب تک وہ رائیونڈ کے راستے سے نہ ہو وہ عند اللہ مقبول نہیں ہے

(۱۵) یورپ کے کفار اللہ کے محبوب ہیں اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو جائیں لیکن بس ہمارے عمل کے محتاج ہیں۔

(۱۶) گھر کے تمام افراد کو خدا کے آسرے پر چھوڑ کر نکل جائیں جو شخص یہ کہتا ہے

کہ ایک سال کے لئے تبلیغ کے لئے جانا ماں باپ سے اجازت لیئے بغیر یا بال بچوں کے نفقہ وغیرہ کا انتظام کیئے بغیر صحیح نہیں وہ ظالم ہے۔

(۱۷) جو شخص پہلے مرحلے میں چار مہینے اور پھر ہر سال ایک چلہ مہینے میں تین دن اور ہر جمعہ مرکز میں حاضر نہیں ہوتا وہ ظالم ہے اس کی نجات نہیں ہوگی۔

(۱۸) نیز مولانا قریشی کا بیان ہے۔ گذارش ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق بتایا جائے کہ یہ انسان کے ساتھ ہمہ وقت لازم ہے یا یہ صرف چلے کے ایام میں تبلیغ کرے گا وہ بھی صرف دعوت نماز اور چھ نمبر کی۔

(۱۹) کتابوں میں دین نہیں ہے نہ کتابوں سے دین حاصل ہوتا ہے حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب سے کسی نے ایک عالم دین کی تصنیفات کے متعلق ذکر کیا کہ بڑی مفید اور بیشمار کتابیں انہوں نے تحریر کی ہیں تو حضرت جی نے فرمایا کہ اس دور میں دین کے متعلق تصنیفات کرنا دین کی توہین ہے کیونکہ پھر لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں جو ہے اُن پر ان کا عمل نہیں۔

(۲۰) علماء اور اہل مدارس سُنانے والے ہیں جبکہ ہم (تبلیغی جماعت والے) بدلوانے والے ہیں ہم انسانوں کی زندگی کو بدل دیتے ہیں۔

(۲۱) علماء و مشائخ اور مدارس والوں کے پاس صرف ایک فیصد لوگ فیض حاصل کرتے ہیں اور ننانوے فیصد لوگوں کو ہم ہدایت دیتے ہیں۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تین جگہ پر اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا ہے کہ نکلو، پھر یہ آیت پڑھی۔ ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰتک ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ

ویزکیہم ۔ آیات کے پہلے حصے کا معنیٰ ہے نکلو اور پھر علم اور ذکر بعد کی چیزیں ہیں جس کا ذکر یزکیہم میں کیا گیا ہے اور یہ بھی موجودہ طرق اربعہ والا ذکر نہیں ۔ کلام قریشی صاحب ہے ۔ کیا آیات کے پہلے حصے والحکمۃ تک کا یہ معنیٰ ہے کہ نکلو ۔ کیا یہ تحریف نہیں ؟

(۲۳) ایک ذمہ دار فرد نے رائیونڈ میں کہا اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ مجھ جیسا ایک طالب علم بھی اس کے پاس بیٹھا ہُوا ہے ۔ علما کا دور ، دبدبہ ختم کر دیا گیا ہے ۔ صرف درس و تدریس کا دبدبہ رہ گیا ہے ۔ یہ تدریس بھی عنقریب ختم کر دیا جائے گا ۔ احقر نے پوچھا کہ ذرا مجھے بتا دیں کہ کیسے آپ نے علماء کا دبدبہ ختم کر دیا ہے اور اس کا تدریس بھی کیسے ختم کر دیں گے ۔ میرے سوال پر ذرا پریشان ہوئے اور پھر جواب میں کہا کہ اب وقت نہیں ، وقت آنے ، پر بتا دوں گا ۔ میں نے عرض کیا کہ وہ وقت کب آئے گا ۔ اس کا جواب نہیں دیا ۔ یہ مشتِ نمونۂ خروارے )

براہِ کرم اللہ اس سلسلہ میں قرآن و سُنت کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمائیں کہ کیا ایسے بیانات کرنا جائز ہے اگر جائز نہیں تو پھر ایسے بیان کرنے والوں کیلئے شرعاً کیا سزا ہے ۔ ؟

---

(نوٹ ، یہ ہیں مولانا ابوالحسن مدظلہٗ کے استفتاد کے سوالات آپ بار بار غور سے پڑھیں اور خداوندِ بزرگ و برتر کا خوف کرتے ہوئے خود فیصلہ فرمائیں کہ تبلیغی جماعت کے کیا منصوبے ہیں اور ذرا اپنی عقل پر زور دیکر اس پر بھی غور فرمادیں کہ اس جماعت میں دین کہاں تک ہے اور اسلام علمے ان کو کتنی محبت ہے اور توہینِ علم و علماء و تحریف قرآن کریم ان کا کتنا محبوب مشغلہ ہے (جاری)